بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۶

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ جمعرات یکم ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۱۱ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۱۱ اگست ۱۹۸۳ء / تبوک ۱۸۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ ظہور / اگست۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت سر درد، ٹانگوں میں درد اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھٹا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

ملک کے کونے کونے اور امریکہ و برطانیہ سے آئے ہوئے 700 کے قریب نمائندگان کی شمولیت

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے افتتاح کیا اور امیر صاحب کینیڈا نے اختتامی دعا کروائی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا چھٹا دو روزہ جلسہ سالانہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اجلاس کا اختتام اسلام کی ترقی کی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ ہوا۔ اختتامی دعا امیر و مبلغ انچارج مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب نے کرائی۔ جلسہ سالانہ کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے کیا۔ قریباً سات صد نمائندگان نے جو کینیڈا کے کونے کونے، امریکہ اور برطانیہ سے تشریف لائے تھے جلسہ کا سارا پروگرام دعاؤں اور ذکر الٰہی کے خاص ماحول میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جن علمائے کرام نے تقاریر کیں ان میں محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ، پروفیسر نصیر احمد خان اور پروفیسر خلیل احمد ناصر بھی شامل تھے۔

کینیڈا کے امیر و مشنری انچارج نے اپنی اختتامی تقریر میں احباب پر زور دیا کہ وہ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہیں۔ انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کے لئے صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کی مثالیں بیان کیں۔

اس جلسہ سالانہ کی خبر مقامی پریس اور دیگر ذرائع ابلاغ سے نشر کی گئی۔ اس جلسہ کے موقع پر یکم اگست کو مجلس شوریٰ کا بھی انعقاد ہوا جس میں چالیس سے زیادہ نمائندگانِ شوریٰ نے شرکت کی۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ جماعت کینیڈا کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مزید ترقیات سے نوازے اور حضور ایدہ اللہ کے تمام ارشادات پر عمل کرنے کی بھرپور توفیق و سعادت عطا فرمائے۔ آمین!

مجلسِ طلباءِ سابق جامعہ احمدیہ کیلئے اعلان

مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ کے جملہ اراکین کی خدمت میں اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۷ ستمبر ۵ بجے شام ایوان محمود میں محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر استاذ الجامعہ مقالہ پڑھیں گے انشاء اللہ موضوع ہوگا۔

"مغربی افریقہ میں احمدیت اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر"

جملہ اراکین مجلس طلباء سابق کی خدمت میں شرکت کی درخواست ہے

(جنرل سیکرٹری
مجلس طلباء سابق جامعہ احمدیہ)

انڈونیشیا کے سب سے پہلے احمدی اور قدیم مبلغ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

انڈونیشیا سے مکرم محمود احمد صاحب چیمہ انچارج مشنری نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ مکرم ذینی دہلان مبلغ انڈونیشیا وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آپکی وفات ۲۸ اور ۲۹ کی درمیانی شب جاکرتہ ہسپتال میں ہوئی۔

مکرم ذینی دہلان مرحوم ۱۹۲۲ء میں قادیان تعلیم کیلئے آئے تھے۔ آپ ان قدیم ترین طلباء میں سے ایک تھے جو سب سے پہلے انڈونیشیا سے قادیان آئے۔ اور تعلیم مکمل کرکے انڈونیشیا میں مبلغ مقرر ہوئے آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے کلاس فیلو تھے۔ آپ نے اپنے بچے مفتی ظفر احمد صاحب کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں تعلیم کیلئے بھجوایا اب ان کے خلف مفتی ظفر احمد انڈونیشیا میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مجاہد باپ کی قربانی کو اس رنگ میں قبول فرمایا کہ جب تک بیٹا اس میدان میں نہیں اترا انہیں اپنے پاس نہیں بلایا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماوے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نوجوان مبشرین کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرحوم نے ساری عمر خدمتِ دین میں گذاری۔ آپ کی زندگی بہت سادہ تھی۔ اسلام کے تمام حکموں پر عمل کرنیوالے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ سعادت نصیب فرمائی کہ انڈونیشیا میں کئی جماعتیں ان کے ذریعہ قائم ہوئیں۔ آپ ایک کامیاب مبلغ اور مجاہد تھے آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اغفرہ وارفع درجاتہ فی اعلیٰ علیین۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

"گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو"
(حضرت اقدس)

روح پرور — ایمان افروز — قابلِ تقلید

جتنا وعدہ کیا اتنا اللہ نے دیدیا

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو کیسے کیسے مخلصین عطا کئے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک دوست جن کو کینیڈا آئے ہوئے ابھی ایک سال ہی ہوا ہے۔ گھر میں ابھی ضرورت کی اشیاء بھی نہیں ہیں بچے نیچے فرش پر سوتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اہل و عیال سمیت ۵,۰۰۰ ڈالرز کا وعدہ کیا۔ چند دنوں بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کر دیا کہ جس یونیورسٹی میں وہ پڑھاتے ہیں وہاں کا ایک پروفیسر بیمار ہو گیا اور اس نے کہا کہ میری جگہ یہ احمدی دوست اگر پڑھائیں تو مجھے اطمینان رہے گا اور طلباء کا نقصان بھی نہیں ہوگا۔ چنانچہ ان کی جگہ پڑھانے پر اس دوست کو ٹھیک اتنے ڈالرز (۵,۰۰۰ ڈالرز) جتنا انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے وعدہ جتنی رقم کا انتظام ساتھ ہی فرما دیا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیقِ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے جملہ مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے اور ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

جو شخص ساری دنیا کی طمع سے آزاد ہو جائے اور صرف خدا باری کیساتھ اپنی طمع کو منسوب کر دے تو وہی آزاد مرد ہے

وہ اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اور یہی غلامی ایک ایسی غلامی ہے جو ہزارہا غلامیوں سے نجات بخشتی ہے

حقیقی آزاد قومیں وہی ہیں جو صرف خدا کی طرف طمع سے دیکھتی ہیں اور خدا کے سوا ہر دوسری حرص سے انکا دل پاک اور آزاد کر دیا جاتا ہے

آج خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک ہی قوم ہے جو آزاد ہے اور اے جماعت احمدیہ وہ تم ہو اور تم ہو اور تم ہو

کیونکہ تم راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے خدا کی طرف طمع سے دیکھتے ہو اور اپنے خوف کو امن میں بدلنے کیلئے خدا کے حضور روتے اور گریہ وزاری کرتے ہو

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۹ وفا ۱۳۶۲ ہش مطابق ۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء
بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے۔ انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ

(نوٹ:- یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے)

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

"تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًا ۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝" (السجدہ ۳۲ آیت ۱۷ تا ۲۰)

اور پھر فرمایا:-

دُنیا میں ہر مشین کے چلنے کے لئے ایندھن درکار ہوا کرتا ہے اور یہ دو قسم کے ایندھن ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اندرونی طور پر کام کرتے اور حرکت دیتے ہیں دوسرے وہ جو باہر سے کھینچتے یا دھکیلتے ہیں۔

انسانی اعمال کو حرکت دینے کے لئے بھی اسی قسم کی

توانائی کے دو سرچشمے

ہیں۔ اندرونی طور پر محبت اور نفرت کی دو طاقتیں ہیں جو انسانی عمل کو حرکت دیتی ہیں اور بیرونی طور پر طمع اور خوف کی دو طاقتیں ایسی ہیں جو انسانی اعمال کو کھینچتی یا دھکیلتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان دونوں کا نہایت ہی پیارے اور حکیمانہ انداز میں الگ الگ جگہ ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ مومن پر یہ قوتیں کس طرح عمل کرتی ہیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں پہلی آیت میں موخر الذکر دو طاقتوں یعنی خوف اور طمع کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مومن پر خوف اور طمع دُنیا والوں کے خوف اور طمع کے مقابل پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ فرمایا جہاں تک مومن کا تعلق ہے ان دونوں طاقتوں کا رُخ اللہ کی جانب ہے، اُسے کبھی کسی غیر کا خوف کسی حرکت پر آمادہ نہیں کرتا۔ اسی طرح جہاں تک طمع کا تعلق ہے وہ بھی خالصتہً اللہ ہی کی طرف رُخ کئے ہوئے ہوتی ہے اور کبھی کسی حالت میں بھی غیر اللہ کا لالچ اُسے کسی حرکت پر آمادہ نہیں کرتا۔ پس جہاں تک خدا کے خوف اور خدا کے فضلوں کی طمع کا تعلق ہے وہ مومن کی زندگی پر اس شدت سے قبضہ کر لیتی ہے کہ نہ اُسے دن کو چین آتا ہے اور نہ رات کو جب دُنیا امن سے رات کو سوئی ہوئی ہوتی ہے وہ بے قرار ہو کر بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یدعون ربھم خوفاً وّ طمعاً اپنے رب کو خوف سے بھی پکارتے ہیں اور طمع سے بھی پکارتے ہیں۔ و مما رزقنٰھم ینفقون اور پھر ہم جو کچھ انہیں عطا کرتے ہیں اس میں سے وہ آگے دُنیا میں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ پر جہاں تک

دُنیا کی قوتِ عمل

کا تعلق ہے وہ ہر صورت میں غیر اللہ کے خوف سے چلتی ہے اور غیر اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرح میں حرکت کرتی ہے۔ مثلاً ایک بچہ جب خوف کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کے ذہن میں سب سے پہلے ماں کا خیال آتا ہے۔ وہ کسی جنگل بیابان میں ہو، اُسے علم بھی ہو کہ ماں اُس کی آواز نہیں سُن سکتی تب بھی لازماً بے اختیار اس کے مُنہ سے ماں کا لفظ نکلے گا۔ یہ اُس کے دل کی سچائی ہے جو اُسے ماں کو بُلانے پر آمادہ کرتی ہے۔ ہو سکتا ہے ایک بیٹا اپنے باپ کو پکارے یا وہ قومیں جن کے ہاں پولیس کا نظام بہت اچھا ہوتا ہے وہاں جب بھی کوئی آدمی خوف میں مبتلا ہوتا ہے سب سے پہلے اس کے ذہن میں پولیس کا خیال آتا ہے چنانچہ جگہ جگہ پولیس کے ٹیلیفون نمبرز لگے ہوتے ہیں یہاں تک کہ گھروں میں بھی آویزاں رہتے ہیں۔ چنانچہ جہاں خطرہ لاحق ہُوا وہاں فوری طور پر اُس نمبر کو ڈائل کر دیا جاتا ہے۔ تو گویا ہر شخص کے خوف کے لئے اُس کا ایک رب ہوتا ہے اور اچانک فوری طور پر جب بھی کوئی خوف لاحق ہوتا ہے بے اختیار وُہی وجود اس کے ذہن میں آجاتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ طاقتور ہے اور جو سب سے زیادہ اس بات کے قابل ہے کہ اُسے خوف سے نجات بخشے۔ پرانے زمانوں میں لوگ بادشاہوں کی دُہائیاں دیا کرتے تھے۔ اور تاریخ سے ثابت ہے کہ ایسے مواقع پر جب کہ عورتوں کو علم تھا کہ ان کی آواز بادشاہ تک نہیں پہنچ سکتی وہ سینکڑوں میل دُور قید خانوں اور ڈنجنز میں پڑی ہوتی تھیں اور اپنے بادشاہ کو آوازیں دیا کرتی تھیں۔ چنانچہ

اسلامی تاریخ سے بھی ثابت ہے

کہ کسی نے ایک ایسی عورت کی آواز سُنی اور بادشاہ تک پہنچائی تو اس کی آواز کی خاطر غیرت دکھاتے ہوئے بادشاہ نے لشکر کشی کی اور اُس حکومت کو مجبور کر دیا کہ اُس مظلوم عورت کو آزاد کرے۔ لیکن ایسے اتفاق ہی ہوتے ہیں سینکڑوں میں ہزاروں میں ایک دفعہ وہ آواز اُس جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں تک پہنچانا مقصود ہوتی ہے جب کہ اکثر آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوتی ہیں، پکارنے والا پکارتا رہ جاتا ہے اور سُننے والا گجا یہ کہ اُس کی مدد کر سکے وہ اُس کی تکلیف سے ہی غافل رہتا ہے، اور اگر غفلت نہ بھی کرے تب بھی اس بات کا زیادہ امکان ہے کہ وہ اس بات کا اہل ہی نہ ہو کہ وقت پر اُس کی تکلیف کو دُور کر سکے۔ چنانچہ اسی مضمون پر غالبؔ یہ کہتا ہے ؎

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تُم کو خبر ہونے تک

اے میرے محبوب! مجھے معلوم ہے کہ تجھے مجھ سے اتنا پیار ہے کہ میرے درد کی پُکار جب تُم تک پہنچے گی تو تُم بے اختیار دوڑ پڑو گے لیکن تُم بھی آخر انسان ہو اور بے بس ہو۔ میری تکلیف تو اتنی زیادہ ہے کہ تمہیں خبر پہنچنے تک ہی میں جل کر خاک ہو چکا ہوں گا۔

پس دُنیا والے ہمیشہ دُنیا والوں ہی کو پکارتے ہیں لیکن اکثر صورتوں میں اُن کی پکار ضائع ہو جاتی ہے اور بے کار چلی جاتی ہے اور جہاں تک پہنچانا مقصود ہوتی ہے وہاں تک پہنچتی ہی نہیں، اگر وہاں تک پہنچ بھی جائے تو پھر اس کے جواب میں امدادی کارروائی میں تاخیر ہو جاتی ہے یا مدد کرنے والا اس بات کا اہل ہی نہیں ہوتا کہ وہ مدد کر سکے۔ ایک ہی ذات ہے اور وہ

ہمارے رب کریم کی ذات

ہے جسے آپ جب بھی پکاریں گے اس کو ہمیشہ موجود پائیں گے۔ مخفی سے مخفی آواز بھی ایسی نہیں جو اُس تک نہ پہنچے۔ دل کی گہرائیوں میں پیدا ہونے والے اور کروٹیں لینے والے خیالات بھی اُس تک پہنچتے ہیں۔ چنانچہ جس پُکار کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ بھی ایک تنہائی کی اور اندھیرے کی پکار ہے تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا فرمایا یہ میرے بندے مجھے ایسی حالت میں پکارتے ہیں جب دُنیا میں اُن کو کوئی دیکھ نہیں رہا ہوتا کوئی اُن کی آواز نہیں سُن رہا ہوتا۔ رات کی تاریکیوں میں یہ اپنے بستروں کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم اُن کی آواز کو سنتے ہیں، ہم اُن کی مدد کو آتے ہیں۔ اسی طرح اُن کی طمعیں بھی ان کی حرص و ہوا، ہر خواہش اور ہر تمنّا خدا ہی کی طرف رُخ اختیار کرتی ہے۔ فرمایا مومن بندے خوف میں بھی اپنے رب کو پکارتے ہیں اور طمع میں بھی اسی کو پکارتے ہیں جب کہ دنیا کی حالت اس کے بالکل برعکس ہے۔ مثلاً ایک بچہ امتحان میں بیٹھتا ہے۔ اگر دنیا داری اس پر غالب ہوگی تو وہ یہ سوچے گا کہ مَیں کس طرح ممتحن تک پہنچوں۔ کس طرح سفارش کرواؤں۔ کس طرح کوشش کروں کہ میرے اچھے نمبر آجائیں۔ لیکن سینکڑوں ہزاروں احمدی بچے ہیں جن کے دماغ میں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ وہ دعا کے لئے خط لکھیں۔ چنانچہ جب یہ دعائیہ خطوط آتے ہیں تو انہیں دیکھ کر میری روح بڑی لذت محسوس کرتی ہے اس خیال سے کہ ہر لکھنے والے کے دماغ میں پہلا خیال اپنے رب کا آیا ہے اور یہ معصوم بچے اُس فوج میں داخل ہو گئے ہیں جو يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا والی فوج ہے۔ اسی طرح تربیت پاتے ہوئے جب یہ بڑے ہونگے تو ان پر ہمیشہ

اپنے رب کا خیال غالب رہے گا

اور وہی ایک خیال ہے جو ان کی روح پر قبضہ کئے رکھے گا۔ اسی طرح بعض لوگ ہیں جو رشوت کو خدا بنا لیتے ہیں اور ہر حرص کے وقت سوچتے ہیں کہ رشوت دے کر کام چلائے جائیں گے۔ بعض لوگوں نے سفارشوں کو خدا بنایا ہوا ہوتا ہے اور بعض نے دوستیوں کو خدا بنایا ہُوا ہوتا ہے اور وہ ہر جائز اور ناجائز ذرائع کو اختیار کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر حالت میں کسی نہ کسی طرح اُن کی حرص پوری ہونی چاہیئے۔

اس کے برعکس ایسے بھی بندے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ راتوں کو اٹھتے ہیں اور خوف اور طمع میں دعا کا رخ میری جانب پھیر دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اے خدا! ہمارا اور کوئی سہارا نہیں ہے نہ ہمیں کسی کی دوستی کی پرواہ ہے اور نہ اُس پر اعتماد۔ نہ ہی ہم ناجائز طریق اختیار کر سکتے ہیں کیونکہ اس سے تو نے منع کر دیا ہے۔ اس بے بسی کی حالت میں ہم تیری طرف ہی جھکتے ہیں اور تجھے ہی پکارتے ہیں کہ تُو ہماری مدد فرما۔ اس پر خدا تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ پھر ہم اُن کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں بلکہ یہ گویا ایک UNDERSTOOD یعنی تسلیم شدہ بات ہوتی ہے کہ ایسی دعائیں لازماً قبول ہوں گی۔

پھر آگے ان کے عمل کا ذکر فرما دیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ان کو آسمان سے رزق عطا نہ کیا جائے اور خود ان کو بھی دیکھو کہ چونکہ ان کا واسطہ ایک لامتناہی رزق کے سرچشمہ سے ہو چکا ہوتا ہے اس لئے یہ اس فیض کو آگے چلاتے ہیں اور بندگانِ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر یا خدا کی راہوں پر خرچ کرنے سے خوف نہیں کھاتے۔ یہ خدا سے ایک جاری چشمہ پاتے ہیں اور اس کو آگے جاری کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور خدا کی راہوں پر بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جس وقت انہوں نے خدا کو پکارا تھا اس وقت ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ جو کچھ عطا ہوا ہے وہ خدا کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنی ضرورت کسی بندہ کے سامنے پیش نہیں کی۔ اس لئے جب سب کچھ خدا کی طرف سے عطا ہوا ہے تو وہی ضامن ہے وہ اگر چاہے گا تو اس کو نہیں ختم ہونے دے گا اور وہ نہیں ختم ہوگا وہ مالک ہے، اس کے پاس

لامتناہی رزق

ہے اگر وہ یہ فیصلہ کرے کہ یہ رزق ختم نہیں ہوگا تو وہ رزق ختم نہیں ہوگا۔

پس یہی وہ رزق ہے جو خدا کی طرف سے جب مومن بندوں کو عطا ہوتا ہے تو وہ اس میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اپنے اموال میں سے خدا کی راہ میں جو خرچ کرتے ہیں وہی پاک کمائی ہے جس کے متعلق یقین سے کہا جاتا ہے کہ یہ خدا کا فضل ہے۔ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ باقی ہر کمائی ایسی ہوتی ہے جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ خدا کا فضل ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا"

(الفتح آیت: ۳۰)

فرماتا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں اور غلاموں کا یہ حال ہے کہ ان کے لئے یہ سوال نہیں ہے کہ رات کو اٹھیں اور پھر دعائیں کریں۔ اے رسولؐ! تو جب بھی ان کو دیکھے گا ہمیشہ رکوع اور سجود کی حالت میں پائے گا۔ بظاہر جسمانی لحاظ سے وہ اپنے کاموں میں مصروف اور ادھر ادھر آ جا رہے ہوں گے لیکن اللہ جانتا ہے کہ ان کی روحیں ہمیشہ خدا کے حضور رکوع اور سجدے کر رہی ہوتی ہیں۔ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؕ وہ اللہ ہی سے اس کا فضل مانگتے ہیں اور اسی کی رضا چاہتے ہیں۔

پس ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے دوسروں کے لئے جو رزق نکلتا ہے۔ خواہ وہ بنی نوع انسان کے لئے جاری ہو یا اللہ کی راہوں میں خرچ کرنے کیلئے دیا جائے یہ وہ خالص اور پاک رزق ہے جو اللہ سے آتا ہے۔ اس چشمہ میں کسی گند کی ملونی نہیں ہے اور یہ وہ رزق ہے جو ختم نہیں ہوتا اور خدا کی طرف سے اس بات کی ضمانت دی گئی ہے کہ یہ کبھی ختم نہیں کیا جائے گا۔

اگر آپ غور کریں تو یہی وہ بندے ہیں جو خدا کے آزاد بندے

ہیں کیونکہ دنیا کی طرف دیکھ کر دنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے والوں کی تقدیر میں تو کبھی ایسا جاری رزق نہیں آتا۔ وہ ہزار مصیبتوں اور مشکلوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ خواہ وہ افراد ہوں خواہ وہ قومیں ہوں اپنے خوفوں کے وقت دنیا کو بلانے والے کبھی بھی تسکین نہیں پاتے۔ اگر دنیا ان کی آواز پر لبیک بھی کہہ دے تب بھی وہ اطمینان نہیں پا سکتے اور ان کا خوف واقعتہً دور نہیں ہو سکتا۔ دنیا والوں کے ہزار مصالح ہیں جو آڑے آ جاتے ہیں۔ دوست اپنے دوستوں کو چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ کبھی قومی مصالح کے نام پر اور کبھی بین الاقوامی حالات کے نام پر بعض دفعہ معاہدے ترک کر دیئے جاتے ہیں اور وقت پر قومیں قوموں کی مدد نہیں کرتیں۔ اس صورت میں بھی ایک ہی ذات ہے جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی ہر دو صورت میں لازماً کامل وفا کے ساتھ اپنے بندہ کی مدد کے لیے آتی ہے۔ پس خوف ہو یا طمع ہو دونوں صورتوں میں

ایک ہی قابل اعتماد ہستی اور دوست

ہے یعنی ہمارا ربّ کریم جو ہر مشکل میں ہمارے کام آ سکتا ہے۔ اس کے باوجود جو لوگ خدا کو چھوڑ کر غیروں پر تکیہ کرتے ہیں وہ انجام کار نقصان اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جو غیروں کو پکارتے ہیں ان کا انجام اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

(الرعد آیت: ۱۵)

کہ وہ لوگ جو خدا کے سوا غیروں کو پکارتے ہیں ان کی حالت سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہوتی اور وہ پکارے جانے والے اس کے سوا ان کو کچھ جواب نہیں دے سکتے کہ جیسے کوئی پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے اس نیت سے کہ وہ پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچ جائے اور اس کی پیاس کو بجھا دے، وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ لیکن ایسا نہ ہو سکے، اور پیاسا اپنا ہاتھ بڑھاتا چلا جائے لیکن پانی اس کے قریب نہ پہنچے اور اس کے ہونٹوں تک پہنچ کر بھی اس کی پیاس نہ بجھا سکے۔ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کافروں کی دعا سوائے گمراہی اور بے کار جانے کے اور کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

اب اس نقشے کو آج آپ دنیا کی قوموں پر چسپاں کر کے دیکھیں کیسا حیرت انگیز طور پر یہ مضمون ان پر صادق آتا ہے۔ دنیا کی جتنی بھی قومیں ہیں جب لوگ ان سے مانگتے ہیں تو ساتھ STRINGS ATTACH کر دیتے ہیں۔ اس ساتھ کچھ پابندیاں لگا دی جاتی ہیں۔ لینے والوں کی گردنیں آزاد نہیں کی جاتی ہیں بلکہ ان کی گردنیں غلام بنائی جاتی ہیں۔ چنانچہ دینے والے اس طرز پر مدد کرتے ہیں کہ لینے والا کبھی بھی ان کی مدد سے پھر آزاد نہ ہو سکے۔

اس نئے دور میں

آج تک ایک بھی قوم آپ کے سامنے ایسی نہیں آئے گی جس نے دنیا کی عظیم قوموں کی طرف مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا ہو اور پھر ان کی مدد سے آزاد ہو گئی ہو۔ ایسی قومیں مدد لینے کے لیے جاتی ہیں لیکن دن بدن سود کے شکنجوں میں جکڑی جاتی ہیں، قرض کے شکنجوں میں جکڑی جاتی ہیں۔ جو کارخانے ان کی مدد سے بنائے جاتے ہیں ان کے (SPARE PARTS) فالتو پرزے مانگتے مانگتے ہی عمریں گزر جاتی ہیں اور ایک دن بھی ان کی قسمت میں ایسا نہیں آتا کہ وہ آزاد ہوں۔ ہر غریب ملک اور غریب قوم کی یہی تقدیر ہے جو آج چل رہی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب ایسا سال چڑھے گا کہ ہماری پیاس بجھے گی اور ہماری قومی ضرورت پوری ہوگی۔ لیکن وہ سال ان سے آگے آگے بھاگتا رہتا ہے ایک ہی ہے دینے والا جس کی عطا کے ساتھ کوئی STRING نہیں کوئی قید نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتی۔ وہ جب کسی کو کچھ عطا فرماتا ہے تو اس بات سے مستغنی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کا شکر بھی ادا کرتا ہے یا نہیں۔ اور بعض دفعہ ایسی حالتوں میں بھی عطا کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ انسان ناشکری کرے گا پھر بھی وہ اُسے عطا کرتا ہے یہانتک کہ وہ ان لوگوں کو بھی عطا کرتا ہے جو اُس کی ہستی کا انکار کرتے ہیں۔

پس خدا تعالیٰ کی ذات بڑی عجیب ذات ہے، فرماتا ہے تمہیں اِن دنیا والوں کی بجائے اُس ذات کی طرف جانا اور اُسے ہی مدد کے لیے پکارنا چاہیے جس کی یہ صفات ہیں اور جو لامتناہی خزانوں کا مالک ہے اور لازماً پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے تم اس خدا کو چھوڑ کر، دنیا کی طرف جا کر، دنیا کی طرف دوڑ کر خود اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کر رہے ہو۔

یہ دنیا تو ایک سراب ہے

اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ بڑے ہی پیارے رنگ میں ان لوگوں کی جزاء بیان فرماتا ہے جو اُس کی خاطر راتوں کو اُٹھ اُٹھ دعائیں کرتے ہیں۔ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ فرماتا ہے کسی آنکھ نے وہ تسکینِ قلب نہیں دیکھی، آنکھوں کی اس ٹھنڈک تک کوئی تصور پہنچ نہیں سکتا جو ہم ان بندوں کو عطا کرتے ہیں کیونکہ یہ انکی خاطر چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

اب دیکھیں اس میں فصاحت و بلاغت کا کیسا کامل مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کیسا پیارا انداز ہے۔ پہلے یہ فرمایا تھا کہ یہ میرے بندے راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دنیا سے چھپ کر اور مخفی طور پر میری راہ میں آنسو بہا رہے ہوتے ہیں۔ جب لوگوں کو علم ہی نہیں ہوتا کہ کیا ہو رہا ہے یہ اُس وقت راتوں کو اٹھتے ہیں اور میرے حضور حاضر ہو جاتے ہیں تو ان کی جزاء بھی تو ملتی جلتی ہونی چاہیے۔ فرمایا جس طرح ان کے آنسو دنیا سے چھپتے ہیں میں ان پر نازل ہونے والی نعمتوں کو بھی دنیا کی نظر سے چھپا دیتا ہوں اور صرف ان پر کھولتا ہوں۔ میرے اور میرے ان بندوں کے درمیان پیار کا ایسا رشتہ قائم ہو جاتا ہے جس سے دنیا والے کلیتہً بے خبر رہتے ہیں کہ یہ کیا واقعہ ہو گیا ہے۔ غریب لوگ جو خدا کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں متمول ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ وہ خالی دامن لے کر جاتے ہیں اور دُنیا اور آخرت کے خزانے سمیٹ کر واپس آجاتے ہیں اور ان کے دل میں ایسا سرور پیدا ہوتا ہے کہ دُنیا والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ جیسے اُن کے آنسو چھپے ہوئے تھے ویسے ہی خدا تعالیٰ اپنے پیار اور محبت کے اظہار میں اُن کی لذتیں بھی دنیا والوں سے چھپا دیتا ہے اور طرزِ بیان یہ ہے کہ دنیا کی گندی آنکھیں اس قابل نہیں ہیں کہ ان کی لذتوں پر نظر ڈال سکیں۔ یہ خدا کے پاک بندے ہیں، ان کی لذتیں بھی پاک ہیں اور دنیا تو اس بات کی بھی اہل نہیں ہے کہ یہ معلوم کرے کہ انکو کیا عطا ہوا ہے وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فرماتا ہے ان بندوں کی طرف سے خدا کی راہ میں جو خرچ کیا جاتا ہے لازماً یہی وہ رزق ہے جو پاک رزق ہے جس میں دنیا کی کوئی ملونی نہیں اور آپ غور سے دیکھیں تو اس سے زیادہ

انسان کی آزادی کا تصور

ممکن نہیں ہے جو ان آیات میں پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا جو شخص ساری دنیا کی طمع سے آزاد ہو جائے اور صرف ایک ذات کے ساتھ اپنی طمع کو منسوب منسوب کر دے تو وہی آزاد ہے جو اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کر دیتا ہے اور یہی غلامی ایک ایسی غلامی ہے جو ہزارہا غلامیوں سے نجات بخشتی ہے۔ ایسا شخص اس بات پر انحصار نہیں کرتا کہ تیل کی دولت پر اس کا قبضہ ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ اس بات پر بھی انحصار نہیں کرتا کہ وہ سونے چاندی اور ہیرے جواہرات کی کانیں اس کے قبضہ میں آتی ہیں۔ یا نہیں اس بات سے مستغنی ہوتا ہے کہ امریکہ اس کا دوست ہے یا روس اس کا دوست ہے یا چین اس کا دوست ہے یا جاپان اس کا دوست ہے ایک ہی ذات ہے جس کے سامنے اس کا سر جھکتا ہے اور وہ اپنے رب کی غلامی اختیار کرتا ہے اور یہی غلامی اسکو ہر دوسری غلامی سے آزاد کر دیتی ہے۔

اور یہی حال اس کے خوفوں کا ہے۔ ہر خوف و خطر کی حالت میں اسے اپنے خدا کی مدد کا یقین ہوتا ہے۔ اس لئے جب کبھی اس پر خوف کی حالت طاری ہوتی ہے اسے چین کی طرف نہیں دیکھنا پڑتا۔ خوف کی حالت میں اسے امریکہ پر بنا نہیں کرنی پڑتی۔ خوف کی حالت میں وہ انگلستان کی دوستی پر انحصار نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں دیکھتا کہ روس کب اس کی مدد کے لئے آئیگا یا چین کب اپنی فوجیں بھیجے گا۔ وہ جانتا ہے کہ وہ ربِّ کریم جس نے مجھے لَا خَوْفٌ کی ضمانت دی ہے وہ ہر آن میرے قریب ہے، اور پیشتر اس کے کہ دشمن مجھے کوئی گزند پہنچا سکے آسمان سے مدد کے لئے اسکی فوجیں اتریں گی۔ اور ممکن نہیں ہے کہ دشمن پہل کر جائے اور خدا کا فضل دیر میں نازل ہو۔ جس قوم کو آزادی کی ایسی عظیم الشان ضمانت دی گئی ہو اس کو کیا فکر ہے اس کے سوا کوئی قوم آزاد ہے ہی نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں دو ہی قومیں ہیں جس طرح جغرافیائی تقسیم ہوتی ہے اسی طرح روحانی تقسیم میں بھی

دو ہی قسم کی قومیں ہیں۔

ایک غلام قومیں ہیں اور دوسری آزاد قوم ہے۔ غلام قوموں میں وہ ساری قومیں شامل ہیں جو خوف اور طمع کی حالت میں غیر اللہ کی طرف دیکھا کرتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی آزاد نہیں ہے جو قومیں بظاہر آزاد نظر آتی ہیں اگر حقیقت میں ان کا جائزہ لیا جائے تو وہ بھی آزاد نہیں۔ مثلاً امریکہ کو آپ آزاد سمجھتے ہیں لیکن چونکہ ان کی طمع غیر اللہ کی طرف ہے ساری قوم کسی نہ کسی غلامی میں بندھی ہوئی ہے۔ ہزار قسم کی حرص و ہوا اور گناہوں میں مبتلا ہیں اور کئی قسم کی قیودیں وہ جکڑے گئے ہیں وہ اپنی اس تکلیف کو دن بدن زیادہ سے زیادہ محسوس کرتے چلے جاتے ہیں۔ بظاہر کتنی بڑی آزاد قوم ہے لیکن درحقیقت تمام کی تمام قوم کسی نہ کسی عذاب کسی نہ کسی مصیبت اور کسی نہ کسی بندش میں گرفتار ہے۔ بظاہر بے خوف اور دنیا کی سب سے طاقتور قوم ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس ملک میں اتنا خوف ہے کہ خوفزدہ ہو کر پاگل ہونے والوں کی تعداد دنیا کے سب ملکوں سے زیادہ ہے۔ نہ اندرونی خوف ان کو چھوڑ رہا ہے اور نہ بیرونی خوف سے وہ آزاد ہیں۔

پس

ایک ہی قوم ہے جو آزاد ہے

اور اے جماعت احمدیہ! وہ تم ہو اور تم ہو اور تم ہو۔ کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے خدا کی طرف طمع سے دیکھتے ہو اور ہمیشہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا کے حضور اپنے خوف کو امن میں بدلنے کے لئے روتے اور گریہ و زاری کرتے ہو۔ قرآن کریم ہمیں انہی دو قوموں کے متعلق بتاتا ہے اور یہی دو قومیں ہیں جو ہمیشہ قیامت تک برسرپیکار رہیں گی۔ حقیقی آزاد قومیں وہی ہیں جو پرانی اصطلاح میں آزاد قومیں ہیں جو خدا کے حضور گردن جھکاتی ہیں اور ہر دوسرے سے انکی گردن آزاد کی جاتی ہے، جو خدا کی طرف طمع سے دیکھتی ہیں اور خدا کے سوا ہر دوسری حرص سے ان کا دل پاک اور آزاد کر دیا جاتا ہے اور جماعت احمدیہ میں انکی اجتماعی شکل نظر آتی ہے۔ اس کے سوا دنیا میں ہر قوم کسی نہ کسی شکل میں دنیا کی غلام نظر آئے گی۔ یہ عجیب ظلم ہے اور تمسخر کی حد ہے کہ اس قوم کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ اسکو انگریزوں نے قائم کیا تھا یا فلاں نے اس کو کھڑا کیا یا فلاں کا خود کاشتہ پودا ہے جس کا خود کاشتہ پودا ہو حرص کی حالت میں تو اس کی طرف دیکھا جاتا ہے۔ خوف سے بچنے کے لئے اس کو پکارا جاتا ہے مگر کوئی آئے تو سہی کبھی ربوہ کی گلیوں میں اور راتوں کو پھر کر تو دیکھے کہ رونے والے اور گریہ و زاری کرنے والے کس کو پکار رہے ہوتے ہیں۔ کیا کسی احمدی کی زبان پر خدائے حیّ و قیوم کے سوا بھی کوئی نام جاری ہوتا ہے۔ کیا خدا کے سوا بھی کسی درگاہ پر آنسو بہانے والا ملتا ہے۔

پس آج دنیا میں ایک ہی آزاد قوم ہے اور وہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو بڑے ہی پیارے رنگ میں یوں بیان فرمایا ہے ؎

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے
دلربا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد پر جذبۂ خدمتِ خلق سے عید الفطر منانے کی روداد

-(۶)-

میں بڑا سخت دل ہوں لیکن اس روز میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

■ فیصل آباد کے ایک دوست رقم طراز ہیں۔

عید میں نے ربوہ میں پڑھی۔ حضور کا انقلابی خطبہ سنا جس نے میرے وجود کو ہلا کر رکھ دیا۔ عید کے بعد میں فیصل آباد گیا۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد میں ایک غریب دوست کے گھر گیا تاکہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں اسے عید مبارک کہوں۔ میں نے اچھی قسم کے تازہ پھل خریدے اور اس دوست کو پیش کیے۔ وہ دوست بھی بہت خوش ہوئے مجھے بھی ایک روحانی خوشی محسوس ہوئی۔ اس کے بعد میں ایک غیر احمدی بیوہ کے گھر گیا اور اس کے بچوں اور دیگر گھر والوں کو عید مبارک کہی اور عیدی دی۔ یہ میری زندگی کا ایک یادگار دن تھا۔ عید کے

عید کے بعد میں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق تفریح کے لیے مری گیا۔ میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مری جا کر ٹھنڈ میں گھوم پھر کے اور سیر و تفریح کر کے مجھے ہرگز وہ لطف نہیں ملا جو اس عید کے دن دھوپ میں غریبوں کی دعائیں لے کر ملا۔!

میرا دل بہت سخت ہے۔ میری آنکھ میں آنسو بہت ہی کم آتے ہیں لیکن حضور کا خطبۂ عید سننے کے بعد جو اجتماعی دعا ہوئی اس میں میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور مجھ پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ اصل عید اللہ کی عبادت اور مخلوق کی خدمت کا نام ہے۔

■ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کی رپورٹ:۔

مرکز سے پیغام ملتے ہی فیصل آباد میں فوری طور پر گھر گھر اطلاع کی گئی کہ حضور کے منشاء کے مطابق غریبوں کو عید مبارک کہی جائے۔ خدام الاحمدیہ فیصل کے عہدیداران فوراً سرگرم ہو گئے چنانچہ شام کو جو رپورٹ ملی اس کے مطابق مجلس ہذا کے دس حلقہ جات میں ۱۲۸ کلو مٹھائی، ۵۴ احمدی و دیگر افراد میں تقسیم کی گئی۔ اور ڈھائی سو روپے نقد محتاجوں اور مریضوں میں نقدی کی صورت میں بطور عیدی تقسیم کیے گئے۔ عیدی لینے اور دینے والوں کے تاثرات یہ تھے۔

۱۔ اسلام کی اصل تعلیم پر عمل کرنے والی جماعت صرف یہی ہے۔

۲۔ کتنا پیارا امام ہے جس نے غرباء اور محتاجوں کو سب سے پہلے عید کی خوشیوں کے وقت یاد رکھا۔

۳۔ اطاعت امام کا شاندار نمونہ سامنے آیا کہ احباب پیغام ملتے ہی دوڑ پڑے۔

۴۔ عید کی حقیقی خوشیاں اسی طریق سے ملتی ہیں۔ یہ ہے وہ عید جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہے۔

بفضل خدا یہ تحریک بڑی کامیاب رہی۔ اور انشاء اللہ اس کے دور رس نتائج برآمد ہوں گے۔

■ بانا پور لاہور سے ایک مخلص احمدی کے تاثرات ملاحظہ ہوں۔

خاکسار تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد نماز عشاء کے قریب پہنچا۔ خاکسار خود ایک غریب آدمی ہے لیکن اس وقت میرے پاس اپنے بچوں کو دینے کے لیے غباروں کا ایک پیکٹ موجود تھا۔ اس کے ساتھ میں نے چند روپے لیے اور حضور کے ارشاد کی تعمیل کی سعادت حاصل کرنے کے لیے ایک غریب احمدی دوست کو دیئے تاکہ وہ اپنے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اس طریق سے میں نے بہت ہی لذت اور خوشی محسوس کی۔ میں نے سوچا اگر میرے اپنے بچے ان غباروں سے کھیلتے تو شاید مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جتنی اس دوست کے بچوں کو غبارے دینے سے حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں حقیقی خوشیاں عطا کرے۔ آمین

■ دارالصدر جنوبی ربوہ سے ایک خاتون لکھتی ہیں۔

عید پڑھ کر گھر واپس آئے تو میں نے اپنی باجی سے (جو عید الفطر منانے ربوہ آئی ہوئی تھیں) حضور کے ارشاد کے مطابق عید منانے کا پروگرام بنایا۔ میرا چھوٹا بھانجہ ہماری یہ گفتگو پاس کھڑا بڑے غور سے سن رہا تھا۔ وہ بول پڑا۔ "خالہ جان، آپ اور امی ہی حضور کے فرمان کے مطابق عید منانے جائیں گی۔ ہمیں اس ثواب سے محروم رکھیں گی؟" اس معصوم بچے کی یہ بات سنکر میں چونک گئی۔ میں نے اسے کہا، "آپ کس طرح یہ عید منائیں گے؟" وہ فوراً بولا "یہ میری عیدی لیں اور غریبوں کو دے دیں"۔ چنانچہ سب بچوں اور بڑوں نے اپنی عیدی ہمارے بہنوئی صاحب کے سپرد کر دی۔ چنانچہ ہم لوگ بازار جا کر مٹھائی اور تحائف وغیرہ لے آئے۔ یہ چیزیں خریدتے ہوئے ایک ہی احساس تھا کہ ہم آج وہ عید منا رہے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں منائی جاتی تھی۔ جب باحیثیت لوگ خوشی خوشی اپنے غریب بھائیوں کے گھر جایا کرتے تھے۔ اور کوئی خوشیوں سے محروم نہ رہتا تھا۔!

یہ تحفے تحائف لے کر ہم تین بیواؤں کے گھر گئے جب ہم ان کے بچوں کو عیدی، مٹھائی اور ٹافیاں دے رہے تھے تو ان کے چہرے خوشی سے چمک رہے تھے یہ غیر متوقع تحفے پا کر وہ یوں خوش ہو رہے تھے گویا انہیں دنیا جہان کی خوشی مل گئی ہو۔ اور مجھے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ آج زندگی میں پہلی بار وہ حقیقی عید منائی ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی عید کی خوشبو شامل ہے۔ آج سے پہلے تو ہم پھیکی بے رونق عید میں مناتے رہے۔ اس موقع پر اپنے امام ہمام کے لیے درد دل سے دعا نکل رہی تھی جن کے طفیل اور تحریک پر یہ مسرت آمیز عید پہلی بار منائی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائم شدہ : ۱۹۱۱ء
دواخانہ حکیم نظام جان
زرینہ اولاد سے محروم بے اولاد، اجڑا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون: ۷۳۹۹۷، پوسٹ بکس: ۲۲۲
ایجنسیاں:
دواخانہ حکیم نظام جان، اقصیٰ چوک ربوہ
جلیل دواخانہ، شیخوپورہ
محبوب یونانی دواخانہ مین بازار بھیرہ والا

ضروری اعلان

یوم آزادی کے سلسلے میں مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۳ء کو روزنامہ الفضل خصوصی مضامین پر مشتمل ایک

اشاعت خاص

شائع کر رہا ہے۔ جس میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر کے دو خصوصی مضامین شامل اشاعت ہوں گے۔ اس شمارہ کے ۱۲ صفحات ہوں گے۔ اور قیمت ایک روپیہ ہوگی۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمائیں

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب کارکن دفتر الفضل چند روز سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں موصوف کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منیجر احمد دار الشفا غربی)

✻✻✻✻

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مجید ٹاؤن رہائشی منصوبہ
نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
باقاعدہ منظور شدہ ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

احمد موٹرز
فون نمبر ۴۰۴۴۵
آٹو موبائیل انجینئرز
- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔
- گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوورہالنگ - ڈنٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک - ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ
کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل
پڑتل
کیلئے ہمارے ہاں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
رجوع فرمائیں
فون ۴۱۰۶۱۷

جدید فیشن کے مطابق
- سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
- چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ
فون نمبر ۵۲۶۲۳، ۶۲۸۵۱
کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
ہیڈ آفس:- ۲۶ - نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور (گورنمنٹ کنٹریکٹر)
فیکٹری
گلوب انجینئرنگ کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروزوالا لاہور پر تشریف لائیں
فون دفتر:- ۶۸۱۲۶ گھر:- ۶۲۹۳۰ فیکٹری:- ۷۱۰۳۵۳
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

بیرون پاکستان کے احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

اکثر احباب جو پاکستان سے باہر رہتے ہیں وہ اپنی رقوم بینک ڈرافٹ یا براہ راست بینک کے ذریعہ بھجواتے ہیں ان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ جب بھی کوئی رقم کسی بھی ذریعہ سے الفضل کو بھجوائیں تو ازراہ کرم اپنے مکمل پتہ کے ساتھ اس کی اطلاع دفتر الفضل کو بھی کر دیا کریں تاکہ جلد سے جلد تعمیل کی جا سکے ورنہ بصورت دیگر تاخیر ضرور ہو جائے گی۔

امید ہے کہ تمام احباب اس بارہ میں دفتر الفضل سے تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ اس میں ان کا اپنا بھی فائدہ ہے اور ان کو جلد سے جلد اخبار ملنا شروع ہو جائے گا۔ اور خواہ مخواہ کی تاخیر نہیں ہوگی۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

احباب سے ضروری گزارش

بعض احباب اور ایجنٹ حضرات اپنی رقوم بینک ڈرافٹوں کے ذریعہ بھجواتے ہیں۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ڈرافٹ بنام مینیجر الفضل بذریعہ نیشنل بینک آف پاکستان ربوہ بھجوایا کریں۔ نیز ہر چیک پانچ روپے کی زائد رقم کا ہونا چاہیئے کیونکہ بینک والے ہر چیک سے پانچ روپے کمیشن کاٹ لیا کرتے ہیں۔ خاکسار احباب کا مشکور ہوگا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے منظور شدہ
شکور پارک
ہاؤسنگ سکیم ربوہ
* ہر نقص سے پاک
* حق شفعہ سے مبرا
* مکمل ضمانت
* فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
ایک انتہائی نادر موقعہ سے جلد فائدہ اٹھائیں۔ پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں
شکور پارک:- جسمیں پختہ سڑکیں نالیاں، بجلی میٹھے پانی کی سپلائی، ٹیلیفون اور سوئی گیس بفضل تعالیٰ مہیا کی جائے گی۔
شکور پارک:- بہترین موقعہ۔ ایک طرف محلہ دارالرحمت شرقی ب بلاک ۲۴ کی ۴۰ فٹ سڑک دوسری طرف محلہ نامر آباد اور مبارک کالونی چنیوٹ ساہی وال روڈ کے اندر بطرف ربوہ۔
رابطہ کیلئے:- پروپرائیٹر:- حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون گھر ۴۱۶ فون دوکان ۶۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خوبصورت اور مضبوط دانت

- جدید ترین طریقہ سے بغیر تاؤ کے لگائے جاتے ہیں۔
- ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔
- دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونیکا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

شریف ڈنٹل کلینک

نزد مسجد اقصیٰ ربوہ فون ۵۴۳

نظر اور دھوپ کی عینکوں کے لئے شبیر آپٹیکل سروس

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

ادارہ ہذا پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے ریگنائزڈ ہے۔ اسمیں دو سالہ ووکیشنل ریگولر اور ششماہی (کریش پروگرام) کورسز الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز میں کروائے جاتے ہیں۔

داخلہ شروع ہے

کلاسز 83/8/16 سے شروع ہونگی۔

۱۸۲ پرانی لاعلاج امراض

مثلاً چہرہ کے کیل۔ پرانا نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ بالوں کا گرنا۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ گرنا۔ ایگزیما چنبل۔ خارش وغیرہ کی کیورز کا چارٹ ۳۰/- پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون 606/607

المبارکہ میٹرنٹی ہوم

ہسپتال برائے زچہ و بچہ

ماہر لیڈی ڈاکٹر کی خدمات میسر ہیں

"المبارکہ" یونیورسٹی روڈ دارالعلوم غربی ربوہ

اوقات مشورہ

صبح 7 بجے سے 1 بجے تک

شام 5 بجے سے 7 بجے تک

نوٹ:- مریضوں کو ہر وقت داخل کیا جاتا ہے

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶

رہائش ۴۱۸۶۴۵

- ۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
- ۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

پروپرائٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ورائٹی پیلس

پیک۔ گوٹا۔ کناری۔ کرن۔ لپہ۔ چمپہ۔ لیڈیز پرس۔ جیولری۔ لپ اسٹک نیل پالش۔ کریم۔ سپرے سینٹ۔ بیوٹی بکس۔ ANCHOR کی گچھیاں و دیگر اشیاء منیاری چوڑیاں۔

FUJI کلر لیبارٹری سے رنگین فلموں کی ڈیولپنگ۔ پرنٹنگ صرف 2 یوم میں۔ ایگفا کلر سروس ایک کی قیمت میں دو عدد تصاویر پوسٹ کارڈ سائز۔ نیز کلر فلم صرف ۱۵/- روپے۔ بیڈمنٹن ریکٹ کی بنائی کے ماہر۔ واٹر سیٹ، ٹی سیٹ، آئسکریم سیٹ۔ ڈنر سیٹ۔ نیشنل استری۔

ورائٹی پیلس بشارت مارکیٹ ربوہ

سنہری موقعہ

پلاٹس و مکانات خریدنے کا

اسوقت مرکز احمدیت ربوہ میں پلاٹس و مکانات کی قیمتیں گذشتہ سال کی نسبت کافی کم ہو چکی ہیں مرکز احمدیت میں رہائش کی نیت سے پلاٹس و مکانات خریدنے کا نہایت عمدہ اور سنہری موقعہ ہے ہمارے پاس کافی پلاٹس و مکانات قابل فروخت ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم سے رابطہ قائم کریں۔

خواجہ عبدالمومن

مومن اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

و مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ

بفضلِ خدا

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد

مرضِ اٹھرا کی شکار عورتوں کا

تسلی بخش علاج

پتہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ گول بازار ربوہ ٹرنک بازار سیالکوٹ

سہرین

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد عورتوں کیلئے

مرض اٹھرا کی بیماریاں

دواخانہ حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۷۳۹۷

دواخانہ حکیم نظام جان اقصیٰ چوک ربوہ فون ۵۵۸

طفیل کاجل

قیمت ۲/۵۰ روپے

آنکھوں کی خوبصورتی اور حفاظت کے لئے بہترین تحفہ

سرمہ شفاء نور قیمت ۲/۵۰ روپے

آنکھوں میں ٹھنڈک سکون پیدا کرتا۔ ککرے۔ دھند۔ پھولا۔ ناخونہ۔ سرخی اندھراتا میں ایک دو سلائی لگائیں دکھتی آنکھوں پر چھپکے ان کو قدرے چھڑکیں

اکسیر دماغ و نظر قیمت ۲/- روپے

نظر کے لئے بے حد مفید اس کے استعمال سے عینک اتر جاتی ہے۔ نظر کو تیز کرتا۔ معدہ و جگر دل و دماغ کو قوت دیتا۔ سر درد۔ کند ذہن اور کمی حافظہ طالبعلموں کے لئے اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

حکیم محمد طفیل ابن سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل جوہی حال کوئٹہ ۱۲ تھ کوارٹر ربوہ

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوکیسہ ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب: